ترکی چلے گئے جنھیں وہاں نہ صرف پناہ ملی بلکہ حکومت کی خدمات کا بھی موقع دیا گیا اور بہتوں نے تو پاشا (جنرلوں اور وزیروں کا لقب) تک کے خطابات حاصل کئے۔

۱۹۱۸ء میں جب دوبارہ پولینڈ کی تاسیس عمل میں آئی اس وقت بھی مسلمانوں کے ساتھ قدیم تعلقات استوار رہے۔

مسلمانوں کے ساتھ پولینڈ کی داخلی دوستانہ حکمت عملی کا یہ اثر ہوا کہ تاتاری چودھویں صدی عیسوی کے دوران میں پولینڈ کی طرف سے بہت سی جنگوں میں شریک ہوئے اور جنگ کے بعد چندان نمایاں شخصیتوں نے مستقل طور سے یہیں بود و باش اختیار کرلی جنھیں فوجی خدمات کے صلہ میں وہاں زمینیں دی گئی تھیں۔ مغلوں کے پولینڈ آنے کا سب سے پہلا یہ سبب ہوا، دوسرا سبب ان کی آمد کا قبائل سیراوردہ کی خانہ جنگی ہوئی، خانان سیراوردہ باہمی اقتدار کے لئے برسرپیکار رہتے تھے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ شکست خوردہ خان کے حامیوں کو اپنے ملک سے باہر پناہ ڈھونڈنی پڑتی تھی، اس وقت ان کی امیدگاہ پولینڈ ہی ہوتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ پولینڈ ان کی فوجی صلاحیتوں اور ان کی شجاعت سے واقف تھا اور قدر کرتا تھا۔

اوپر کے بیان سے یہ بات بھی ضمناً معلوم ہو جاتی ہے کہ ان تاتاریوں کے دو خاص پیشے تھے، زراعت اور سپاہ گری، یہ موروثی پیشے اسوقت تک اپنی جگہ پر ہیں، ان میں اتنا اضافہ اور ہوا کہ اٹھارویں صدی سے تمدن کے شعبوں، خصوصاً دفتری ملازمتوں، آزاد قانونی پیشوں، طبی اور صنعتی کاموں سے بھی دلچسپی لینے لگے ہیں، یہ چیز تعجب سے خالی نہیں کہ ان میں سے کبھی کسی نے تجارت کے پیشہ کو ہاتھ نہیں لگایا۔

تاتاری جب سے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ اسوقت سے برابر پولینڈ کے دوش بدوش لڑتے رہے ہیں۔ یہاں انھیں یہ حق حاصل ہے کہ اپنی اجتماعی تنظیم کسی اپنے ایک لیڈر کی قیادت میں کرسکیں۔